قصیدۂ غوثیہ

یوسف شاہی

منظومہ

حضرت علامہ شیخ بابا داؤد خاکی کشمیریؒ

شایع کردہ

محکمہ لائبریریز ریسرچ و پبلی کیشن جموں و کشمیر سرینگر

قصیدۂ غسلیہ یوسف شاہی

منظومہ

حضرت علامہ شیخ بابا داؤد خاکی کشمیریؒ

شایع کردہ

محکمۂ لائبریریز ریسرچ و پبلی کیشن جموں و کشمیر سرینگر

جملہ حقوق بحق محکمۂ لائبریریز و ریسرچ محفوظ ہیں۔

THE KASHMIR SERIES OF TEXTS AND STUDIES
NO. 111

ترتیب و تدوین کنندہ : غلام رسول بٹ، سکالر
خوشنویسان : شبیر احمد، ساجدہ پروین
سال اشاعت : ۲۰۰۲ء
تعداد : ۵۰۰
قیمت :

چھاپ خانہ :- کراؤن پرنٹنگ پریس، سرینگر۔
فون-451249

پیش گفتار

حضرت بابا داؤد المتخلص بہ "خاکی" المشہور بہ "دتی بابا رح" سرینگر کے گنائی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ بابا علی رینہ برادر اصغر جناب مخدوم شیخ حمزہ رح اپنی تالیف "تذکرۃ العارفین" میں ان کے بود و باش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت بابا داؤد خاکی رح ایک دن اپنے دولت خانہ قصبہ "انچ" اسلام آباد میں تھے اور میں بھی وہاں پر حاضر تھا۔ عبارت ملاحظہ ہو ؎

"قطب الاقطاب غوث الآفاقے مخدوم شیخ داؤد خاکی رح
روزی در دولت خانۂ خود در قصبہ "انچ" بودند، فقیر در آنجا
حاضر بود"۔ "تذکرۃ العارفین" ایکسیشن نمبر ۵۹۲
صفحہ نمبر ۲۹۶/۳۵۵ ریسرچ لائبریری

حضرت بابا علی رینہ دوسری جگہ اسی کتاب میں صفحہ نمبر ۲۹۸/۳۵۷ پر لکھتے ہیں کہ ایک دن حضرت بابا داؤد خاکی اپنے حجرہ متصل حجرۂ غوث الاعظم حضرت مخدوم شیخ حمزہ رح محلہ کلاش پورہ سرینگر کی عمارت میں مراقبہ میں بیٹھے تھے، عبارت یوں ہے:۔

"مخفی نماند کہ قطب البر و بحر غوث الاصغر و الاکبر مخدوم
شیخ داؤد خاکی رحمۃ اللہ علیہ روزی در حجرۂ خود کہ متصل بحجرۂ
غوث الاعظم حضرت مخدوم شیخ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ در عمارت

محلہ کلاش پورہ داشتہ بمراقبہ نشستہ بود"

("تذکرۃ العارفین" صفحہ نمبر ۲۹۸/ ۳۵۷ ریسرچ لائبریری)

"دستور السالکین" میں مؤلف بابا داؤد خاکی خود اس طرح لکھتے ہیں ؎

"کہ مولد و مسکن این فقیر در عین شہرست، بر لبِ آب
بطرف راست خانقاہِ امیر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ، و پدر
فقیر کاتب بودہ و جد پدر من و جد پدر خواجہ شریف گنائی کہ
حالا با اہل و فرزندان مرید حضرت شیخ ماست، نتو گنائی نام
شخصی صالح و اعتباری بودہ در زمان زین العابدین
(یعنی جد ہر دو کس) و مولانا عثمان ولی (بابا اوچپ گنائی)
را کہ مشہور بمجذوبیت است در کشمیر عم زادہ میشد، حالا ہر دو
ایشاں آسودہ در مزار سلطان مذکورند"

"دستور السالکین" ایکیشن نمبر ۱۷۶۳، صفحہ نمبر ۷۴
ایکیشن نمبر ۲۰۱۴، صفحہ نمبر ۲۸
ایکیشن نمبر ۲۲۸۹، صفحہ نمبر ۲۹

مزید برآں بعض تواریخ کشمیر نے ان کی جائے پیدائش محلہ کلاش پورہ سرینگر لکھی ہے۔ حضرت شیخ بابا داؤد خاکی رح دانائی اور عقل مندی کے مجسمہ تھے۔ بچپن ہی میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ آپ نے ملا بصیر، ملا رضی اور شمس الدین پال جیسے عالم اور فاضل اساتذہ سے تعلیم حاصل کی فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ چک سلطانوں کے

لڑکوں کو پڑھاتے تھے۔ ایک دن حضرت شیخ حمزہ محبوب العالمؒ کی خدمت میں آئے۔ ان کی عرفان سے بھری ہوئی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ دنیا و مافیہا سے متنفر ہو گئے۔ دنیاوی جاہ و حشم، مال و متاع، اسباب عیش و عشرت کو خیر باد کہا۔ جناب شیخ حمزہ کی خدمت گذاری میں زندگی صرف کی۔ یہاں تک وہ مرشد میں فنا ہو کر ان ہی سے زندہ ہو گئے۔ جناب بابا داؤد خاکیؒ حضرت شیخ حمزہ سلطان کشمیرؒ کے مُرید باصفا تھے۔ مقتدر مشائخوں میں سے تھے اور اولیاء اللہ کے پیشرو تھے۔ ظاہری اور باطنی علوم کے عالم تھے۔ معرفت کے بیان میں ان کی زبان بے مثال تھی۔ آپ نے بہت سے مرشدوں کو دیکھا تھا۔ میر اسماعیل شاہیؒ، سید احمد کرمانیؒ، مخدوم حاجی احمد قاریؒ اور شیخ حیدری بابا وغیرہ کے ساتھ صحبت رہی تھی۔ علم باطن اور سلوک میں آپ کی کئی تصنیفات ہیں۔ مثلاً قصیدہ وردالمریدین اور اس کی شرح دستورالسالکین، قصیدہ جلالیہ غسلیہ یوسف شاہی، رسالہ ضروریہ اور اس کی شرح مجموعۃ الفوائد ہیں۔ آپ نے ۳ ماہ صفر ۹۹۴ھ مطابق ۱۵۸۶ء کو اس دنیا سے کوچ کیا۔ پہلے ان کا مقبرہ اسلام آباد میں مقرر ہوا تھا، پھر ان کے دوستوں اور عقیدت مندوں نے ان کی نعش مبارک کو شہر لاکر مرشد بزرگوار جناب شیخ حمزہؒ کے مرقد میں سپرد خاک کیا۔

کشمیر کے بعد کی بعض فارسی تواریخ میں آیا ہے کہ جناب بابا داؤد خاکیؒ ۹۹۴ھ میں ایک وفد کے ہمراہ اکبر بادشاہ کے پاس کشمیر پر حملہ کرنے کی غرض سے چلے گئے تھے، تو اکبر بادشاہ نے ان کے ایماء پر

کشمیر پر حملہ کیا تھا۔ لیکن ایسی بات تحقیق سے ثابت نہیں۔ کیونکہ جناب بابا داؤد خاکی رح کا وصال ۳ ماہ صفر ۹۹۴ھ کو ہوا ہے۔

اکبر بادشاہ نے یوسف شاہ چک کے عہد ۹۹۳ھ مطابق ۱۵۸۵ء میں کشمیر پر حملہ کیا۔ لیکن اس وقت وہ کشمیر پر قبضہ کرنے میں ناکام رہا۔ پھر اکبر بادشاہ کے فوجی سپہ سالار نے یوسف شاہ چک کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا۔ اور صلح کے بہانے یوسف شاہ چک کو لے کر اکبر بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ اکبر بادشاہ نے صلح کے معاہدہ کو ٹھکرا کر اسے قید میں بند کیا۔ بعد میں اکبر بادشاہ نے کشمیر پر دوسرا حملہ یعقوب چک کے عہد ۹۵-۹۹۳ھ میں کیا۔ اس وقت کے ہم عصر کشمیر کے سنسکرت مورخ شک پنڈت کے مطابق اکبر بادشاہ نے کشمیر پر حملہ کرنے کی غرض سے اپنی فوج قاسم خان میر بحر کی سربراہی میں بھیجی۔ جب یہ فوج کشمیر میں داخل ہوئی تو اس فوج کا رہبر حیدر چک تھا۔ اکبری فوج بتاریخ ۲ کارتک ۱۵۰۹ شاکا سال بروز اتوار (مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۵۸۷ء، مطابق ۴۶۶۳ لوک سال، مطابق ۳۰ ذی قعدہ ۹۹۵ھ) سرینگر پر قابض ہوئی۔ مورخ شک پنڈت نے اپنی سنسکرت تاریخ میں مزید لکھا ہے کہ ان دنوں کشمیر میں انگور اور اخروٹ پختہ ہوئے تھے۔ اور زعفران کے پھول کھل کر ان کی مہک پورے جوبن پر تھی۔ دوسرا یہ کہ اس عہد کے دیگر ہم عصر مورخین جن میں طاہر مورخ بہارستان شاہی، ملک حیدر چاڈورہ، ابوفضل، عبدالقادر بدایونی اور شک پنڈت تھے، نے اپنی تواریخ میں بابا داؤد خاکی رح کے اکبر بادشاہ کے پاس جانے اور اکبری فوج لانے کا کوئی تذکرہ نہیں

کیا ہے۔ تیسرا یہ کہ اکبر بادشاہ کے کشمیر پر دوسرا حملہ کرنے سے قریباً ایک سال قبل جناب بابا داؤد خاکیؒ کا وصال ہوا تھا۔

حضرت بابا داؤد خاکیؒ نے رسالہ "غسلیہ یوسف شاہی" سلطان یوسف شاہ چک کے عہد ۹۸۸ھ مطابق ۱۵۸۰ء میں تالیف کیا ہے۔ تواریخ کشمیر کے مطالعہ سے یہ بات عیان ہوتی ہے کہ سلطان یوسف شاہ چک اپنے باپ سلطان علی شاہ چک کی وفات کے بعد ۹۸۷ھ مطابق ۱۵۷۹ء میں کشمیر کا سلطان بن گیا۔ پہلی دفعہ اس نے صرف دو ماہ تک حکمرانی کی۔ دوسری دفعہ وہ ۹۸۸ھ مطابق ۱۵۸۰ء میں پھر کشمیر کا حکمران بن گیا۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت بابا داؤد خاکیؒ نے رسالہ "غسلیہ یوسف شاہی" سلطان یوسف شاہ چک کے دوسری بار یعنی ۹۸۸ھ میں کشمیر کا بادشاہ بن جانے کے عہد میں تالیف کیا ہے۔

کشمیر کے بعض مورخین جن میں مورخ غلام حسن شاہ صبحی شامل ہیں نے تاریخ حسن، جلد دوم صفحات ۳۰۱ اور ۳۱۲ پر لکھا ہے کہ یوسف شاہ چک نے پہلی دفعہ کشمیر پر ایک سال دو ماہ تک حکومت کی اور دوسری دفعہ وہ ۹۸۹ھ مطابق ۱۵۸۱ء میں کشمیر کا حکمران بن گیا تھا۔ عبارت ملاحظہ ہو:۔

(۱) عاقبت علی ملک و لوہر چک وغیرہ اعیان شہر سید مبارک خان را الحاح و ابرام از حد کردہ طوعاً و کرہاً متحمل این امر ساختہ کوس شادی نواختند مدت حکومت یوسف خان چک

ہمگی یک سال دو ماہ بود۔

۲، یوسف شاہ بار دوم در ۹۸۹ھ بیاوری بخت بر تخت جلوس کردہ، محمد بٹ را رتبۂ وزارت بخشید۔

(تاریخ حسن، جلد دوم صفحات ۳۰۱، ۳۱۳)

مگر غلام حسن شاہ کی یہ بات تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے سے درست ثابت نہیں ہوتی ہے۔

بہرحال حضرت بابا داؤد خاکیؒ خود بھی فرماتے ہیں کہ انہوں نے یوسف شاہ کے دوسری دفعہ کشمیر کا سلطان بن جانے کے عہد میں رسالہ "غسلیہ یوسف شاہی" تالیف کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے اشعار ملاحظہ ہوں

نام این منظوم من غسلی یوسف شاہی است
چوں بفرخ دور یوسف شاہ آمد در خیال
نامور شاہے کہ بار دیگر از لطف حقش
گشتہ حاصل تخت و بخت و تاج و باج و ملک و مال

حضرت بابا داؤد خاکیؒ نے سلطان یوسف شاہ چک کے عہد حکومت ۹۸۸ھ میں اپنی دوسری تالیف قصیدہ لامیہ/ریشی نامہ بھی مکمل کی ہے۔ اس کے مکمل ہونے کا سالِ تاریخ اس طور لکھا ہے ؎

از پئے تحریر این نسخہ غریب ناتوان
گفت "ذکر زاہدان" اولیٰ بود تاریخ سال

۹۸۸ھ

نتیجہ کے طور پر یہی بات درست معلوم ہوتی ہے کہ جناب بابا داؤد خاکی رح نے رسالہ "غسلیہ یوسف شاہی" سلطان یوسف شاہ چک کے دوسری دفعہ کشمیر کا سلطان بن جانے کے عہد میں تالیف کیا ہے۔

جناب بابا داؤد خاکی رح نے اصل میں یہ رسالہ "در بیان روایات غسل ہائے مفروضہ" کے متعلق تحریر کیا ہے۔ اس میں فضیلت ہائی غسل اور غسل ہائے فرض و واجب، مستحبہ، نفلیہ وغیرہ کے متعلق تفصیلی بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ اس منظوم رسالہ میں کشمیر کے خوارق عادات والے چشموں اور بعض نہر ہائے مبارک مطہرۂ خوشگوار کا بھی ذکر کیا ہے۔

اس رسالہ کے بارے میں ابتداء میں ہی اس طور لکھا ہے:-

"الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔

نمودہ مے آید کہ این رسالۂ ایست در بیان روایات غسل ہائے مفروضہ باذکر بعضے فضائل و فرائض آن و غسل ہائی مستحبہ و اغسال نفلیہ و روایات و نقول مشعر بآنکہ عبادت غسل از زمان حضرت آدم ع تا زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور و مشروع بودہ ست"۔

تمہید جو چھ صفحوں پر مشتمل ہے، اس میں جناب بابا داؤد خاکی رح نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے، کہ ہمارے اس زمانے میں بعضے اصحاب روزانہ غسل کرنے میں مداومت کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی متعلم ہیں جو فقہ کے علم میں پوری واقفیت نہیں رکھتے ہیں، وہ طریقۂ غسل ہائے

مجددہ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ بدین وجہ داعی نے اس بات کے پیشِ نظر غسل ہائے مفروضہ کے متعلق کتب معتبرۂ تفاسیر واحادیث و فقہ و تصوف واخلاق اولیاء وکتب اوراد مشایخ کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:-

"بعضے از اصحاب این داعی کہ تابعان صادقین ایشانند، احیائی این طریقہ مے کنند و بر غسل ہائے ہر روزینہ مداومت مے نمایند۔ و درین ولا بعضے از متعلمان مختصر فقہ خوان کاہلین کہ بران رویات وقوف نہ داشتند از مداومت این جماعت مغتسلان بر غسل ہائے مجددہ متعجب شدہ توبیخ و تجہیل این قوم کردند، بلکہ درصدد منع آن شدند۔ پس بناء بر ضروت کہ این مردم بے وقوف در گناہ نہی معروف افتادند....."

آگے چل کر جناب بابا داؤد خاکی رح لکھتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے کشمیر کو وافر آبِ زُلال سے نوازا ہے، اس لئے عبادت اور ریاضت کے لئے تجدید وضو و غسل ہا کرنے میں آسانی اور سہولیت حاصل ہے۔ نیز اس ملک میں بعض مشہور چشمہ ہائے عجیبہ ہیں، جن میں بعض خوارق عادت والے چشمے بھی ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی عبارت ملاحظہ ہو:

"و نیز بدین تقریب بعضے چشمہ ہائے عجیبہ معروفہ

این دیار کہ بعضے ازان بخرق عادتے مخصوص یا بہ بشارتے مشہور اند[1]۔"

آگے چل کر جناب بابا داؤد خاکیؒ لکھتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ وقت کے سلطان کے ساتھ محبت اور اخلاص کا حق ادا کرنا ضروری ہے اور وقت کے سلطان نصیر الدین محمد یوسف شاہ غازی سلمہٗ اللہ تعالیٰ واصلح شانہٗ کے ہمایوں دور میں یہ رسالہ "غسلیہ یوسف شاہی" تالیف کرنے کی خواہش پیدا ہوئی، اس لئے اس بات کے پیش نظر داعی نے اس رسالہ کو اس کے مبارک دور میں مکمل کیا۔ بدین وجہ داعی نے اس رسالہ کو "غسلیہ یوسف شاہی" کے نام سے معنون کیا۔ اس بات کا ذکر اس رسالہ میں اس طرح کرتا ہے:۔

"ملاحظۂ حق محبت و احسان سلطانِ وقت و پادشاہِ جوان مرد و جوان بخت، محبّ علم و علماء و معتقد زُہاد و صلحا نصیر الدین محمد یوسف شاہ غازی سلمہٗ اللہ تعالیٰ واصلح شانہٗ باعث آن شد کہ بتقریب آنکہ این رسالۂ غسلیہ نادرۂ چون بدور ہمایوں و وقت میمون او در خیال این داعی افتادہ و بزودی باتمام رسیدہ خطاب او "غسلیہ یوسف شاہی" کردہ آمد تا بدین تقریب نام نیک انجام و اسمِ سعادت فرجام او تا دیر گاہ ماند۔"

اس کے بعد فارسی منظوم عبارت میں رسالہ کی ابتداء

ع۱۔ مشہور اند

کرتے ہوئے حمد باری تعالیٰ، نعتِ رسول ؐ اور در بیان غسل ہا کے بارے میں اس طرح تحریر کرتے ہیں ؎

حمد پاک از جان ہر پاکے بپاک ذوالجلال ۔ آنکہ ہست او دوستدار طاہران جسم و بال
ہر درود پاک بر روحِ رسولِ ؐ پاک ذات ۔ باد و بر اولاد و بر اصحاب او پاکی مآل
بعد ازان از عبد حق داؤد خاکی گوش کن ۔ در بیان غسل ہا این خوش روایات و مقال

اس کے بعد اس رسالہ کی وجہ تسمیہ اور وقت کے بادشاہ یوسف شاہ چک کے نام پر اس رسالہ کو معنون کرتے ہوئے اس بادشاہ کی شان میں مدح خوانی کی ہے۔ مدح خوانی کے اشعار میں اکثر بابا داؤد خاکی ؒ نے سلطان یوسف شاہ چک کے اوصاف حمیدہ، سیرت و صورت اور اس کی حکومت میں عدل و انصاف کا دور دورہ۔ سلطان یوسُف شاہ کا خدا کے رسول صلعم، آل رسول ؐ اور اصحاب کے عاشق ہونے، گھر میں نماز باجماعت کی پابندی اور امامت خود ہی انجام دینے، بعد ادائے نماز قرآن مجید کی تلاوت کرنے، شعر گوئی، صرف و نحو، صنعتِ معمّا، علم تصوف، فنِ خوشنویسی، لغات فارسی اور سخن فہمی میں لاثانی ہونے، فنِ موسیقی میں مقام حسینی اور غزال کو انتہا تک پہنچانے اور شہسواری اور تیر اندازی میں بھی مہارت رکھنے کا ذکر کیا ہے۔ مزید لکھا ہے کہ اہلِ زُہاد و تقویٰ شعار، قاضیان و مفتیانِ شہر اور خطیبانِ مساجد کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ برسرِ منبر درود و وظائف کے بعد ان کے حق میں دعائے خیر کریں۔ یوسف شاہ کی شان میں تعریف و توصیف کہے گئے اشعار کی تعداد ۶۰ ہے۔

آخری شعر میں سال تصنیف سنہ ۹۸۸ھ نظم کیا گیا ہے۔ ان مدّاحی اشعار میں سے بعض اشعار اس طور ہیں ؎

اشارتے بتوجیہ تسمیہ این رسالہ و نسبت آن بپادشاہِ زمان سلمہ اللہ عزّ و جل

نام این منظوم من غسلی یوسف شاہی است — چون بفرّخ دور یوسف شاہ آمد در خیال
نامور شاہے کہ بار دیگر از لطفِ حقش — گشتہ حاصل تخت و بخت و تاج و باج و ملک و مال
حاصلش گشتہ ز فضل حق بتقسیم ازل — سیرت و صورت مزیّن با نکوئی و جمال
دوستدار مصطفیٰ و اہلِ بیت و صحب اوست — مذہب مقبول دارد این شہ نیکو مآل
طالب علم و شریعت ہست خوانائے کتب — از مسائل عالمانرا میکند اکثر سوال
بشنود از عالمان معنی تفسیر و حدیث — فکر و دخلے میتواند کردن اندر ما یقال
در جماعت خانہ وقتے خود امامت میکند — سورہ خواند گہ قصار و گہ ز اوساط و طوال
بہرہ دارد ز علم اصطلاح صرفیان — مے شناسد وزن و صرفِ افتعال و انفعال
تیز فہمی و سوادے دارد اندر نظم و شعر — وز معمّا داند استخراج اعمال و مثال
خواہش علم تصوف نیز در دل دارد او — فہم از قول مجازی رمزہای اہلِ حال
بر لغت ہا واقفست و در رموز ہا ذوفنون — حُسنِ خطے نیز دارد این شہِ فرخندہ فال
اہلِ حرفست و سخندان باشناسائی شعر — طبع موزون نیز دارد این شہ نیکو خصال
علم موسیقی رسانیدہ بحدِ انتہا — ہر مقامے نیک داند چون حسینی و غزال
قاضیان و مفتیانرا بہر عدل خلق ماند — تا کسے ظلمے نخواہد کرد بر یک بیوہ زال
از پئے تادیب اہل معصیت در شہر و دہ — ماند جمعے محتسب با درّۂ چرم و دوال
جمعے از زہاد و مرتاض از حقِ احسان او — در دعائش بعد ورد خویش دارند اشتغال

این خطیبان مساجد ہم دعائے خیر او — بر سر منبر ہمے گویند بے ہیچ احتمال
ہم درین شہرش مدرّسہا ست در ہر گوشہ — از پئے تعلیم در مخطور و مکروہ و حلال
شہسوارے آنچنان کز ہر طرف وہ وہ کنند — چون سواری میکند بر تازی زیبندہ یال
چون بہ ہندوستان دوان اسپ تیز انداختہ — مردم آنجا شدہ در وصفِ او حیران و لال
یارب این شہ را ز فضل خویشتن انعام کن — صحت ایمان و تن توفیق عدل و صلاح بال
بار دیگر جملگی اولاد ہم احفادِ او — نیک بختان دوستدار از بخشش باری تعال
ہست نہ اولادش کلان مرزا لقب یعقوب خان — آنکہ عقل کاملان دارد بنوعہدی بسال
دیگر ابراہیم میرزا نیک و خوش شہزادہ ایست — صاحبِ اقبال و جود و حشمت و جاہ و جلال
در دعا فرضست بر مردم بقول مصطفےٰ — بہر ایمان یک دعا دیگر پئے سلطانِ حال
جز فسانہ خسروان از نماند نیک کُن — تا بماند نیک نامی از تو بعد از انتقال

بودہ از ہجرت گذشتہ نہصد و ہشتاد و ہشت ۹۸۸ھ
بہر این تصنیف اگر خواہش کنی تاریخِ سال

حضرت بابا داؤد خاکی رح نے سلطان یوسف شاہ چک کے بابرکت دور ۹۸۸ھ میں اپنی دوسری تالیف "قصیدہ لامیہ/ ریشی نامہ" میں بھی سلطان یوسف شاہ چک کے والد سلطان علی شاہ چک اور یوسف شاہ چک اور اس کے فرزندوں کی توصیف و تعریف کی ہے۔ ان دونوں باپ بیٹوں کا بابا ہردی ریشی رح کی صحبت میں عقیدت کے ساتھ حاضر ہونا اور ان سے نیک دعا کرنے کی التماس کرنے کے بارے میں چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

والیٔ دوران علی شاہ دوستدار صالحان — پورِ او شہزادہ یوسف شاہ با جاہ و جلال

ہر دو ایشان صحبت این پیر را دریافتند ۔ ہر دو کردندے دعائے خیر خود ازوی سوال
او دعا گفتے و ایشان را مبارک آمدے ۔ ہمدرین اشفاق ایشان کرد از نیجا ارتحال
از دعائے روح این پیرو دعائے پیروانش ۔ این شہ و شہزادہ عالی باد و مقبولِ انفعال
یارب ایشان را ز فضل خویشتن انعام کن ۔ صحت ایمان و تن توفیق عدل اصلاح بال
یا الٰہی آنچہ نیک آید از ایشان کن قبول ۔ بر ذنوب شان عفو خویش کن صبّ سجال
با دیگر جملگی اولاد و ہم احفاد شان ۔ نیک بختان دور دار از بخشش باری تعال

از پئے تحریر این نسخہ غریب ناتوان
گفت ذکرِ زاہدان اولیٰ بود تاریخ سال

۹۸۸ھ

"ذکرِ زاہدان" کے حروف کی قیمت بحساب ابجد ۹۸۸ بنتی ہے۔ یعنے قصیدہ لامیہ جناب بابا داؤد خاکی رح نے ۹۸۸ھ میں تالیف کیا ہے۔

آگے چل کر حضرت بابا داؤد خاکی رح رسالہ "غسلیہ یوسف شاہی" میں فضیلت ہائے غسل وغیرہ کے بارے میں درج ذیل عنوانات کے تحت منظوم فارسی زبان میں تشریح کی ہے۔ ان اشعار کی تعداد ۸۳ ہے:۔

۱۔ اشارتے بہ بعضے از فضیلت ہائے غسل۔
۲۔ اشارتے بہ بیان فرض ہائے غسل
۳۔ اشارتے بانکہ شش غسل فرض است
۴۔ اشارتے بآنکہ دو غسل واجب است
۵۔ اشارتے بآنکہ پنج غسل سنّت است
۶۔ اشارتے بغسل ہائے مستحبہ و نفلیہ

اس کے بعد حضرت بابا داؤد خاکیؒ نے پانی کو بعضے آیاتِ کریمہ اور احادیث شریفہ کی روشنی میں شرف اور خاصیت میں آبِ بہشت سے تعبیر کیا ہے۔ ان اشعار کی تعداد ۳۰ ہے۔ اس سلسلے میں چند اشعار ملاحظہ ہوں

حق تعالیٰ آب را ماء مبارک گفتہ است — ہم طہورش گفت بیشک خالقِ ارض و جبال
دیدن اندر آب نوعے از عبادت آمدست — ہست منقول این حدیث از شارع نیکو فعال
از سماء انزال و اسکان در زمین ہر آب را — از خدا میدان و دیگر کس میاور در خیال
رود نیل مصر و جیحون ست و سیحون و فرات — باز دجلہ ہست در بعضے تفاسیر این مقال
چون رسیدہ رود نیل مصر را خطِ عمرؓ — آب رفتہ باز دادہ کردہ ترک بد فعال
چون اشارت مرتضیٰؓ کردہ فرات کوفہ را — ترک طغیان کرد جاری شد بحدِ اعتدال
ہر دو بابا گفت من دیدم ز فضل حق کہ ہست — اصل این بعضے عیون را نفس و اولاد و عیال
چون بآبِ شان طہارت میکنم ایشان شوند — داعی اہلِ صلاح و باملال از ذی خبال
غالباً جن اند یا نوعے ز املاک زمین — یا جز ایشان عالمے ہستند ہم ہست احتمال
میکنند ایشان تمثل مثلِ مار و آدمی — گہ گہے با این دو صورت دیدہ شان اہلِ جبال
زانکہ وارد شد کہ دایم موضعِ غسل و وضو — خیر خواہد مغتسل را تا قیامت کلِّ حال
گفت پیغمبر ملائک ساکن آبست ازان — ہست منہی اندران بے ستر عورت اِدخال
اے برادر مصطفیٰؐ گفتا دو نہر از جنت ہست — رود نیل و دیگرے نہر فرات پر زُلال
مصطفیٰؐ گفتا کہ آبِ حوض زمزم میکند — دفعِ عطش و جوع و علّت ہم ز اہل اعتلال
ہست حوضے طرفہ گاہے خالی و گاہے پُر آب — نام او آب بہشت اندر عجم فوق الجبال
حوض شمسی ہست در دہلی مقامے معتبر — بہرِ تطہیر و عبادت گفت شیخ راست قال

اس کے بعد جناب بابا داؤد خاکی رح نے کشمیر کے بعض حیرت انگیز اور خوارق عادات والے چشموں کے عجیب حالات اور اس ملک کے بعض مبارکہ اور مطہرہ خوشگوار نہروں کے وصف کا ذکر کیا ہے۔ ان میں :۔

۱۔ **چشمۂ سندبرار** ہے، جس کے بارے میں جناب بابا داؤد خاکی رح لکھتے ہیں کہ یہ چشمہ ایک عجیب چشمہ ہے، جو پرگنہ برنگ میں ہے۔ اس چشمہ میں دن و رات میں تین بار پانی آتا ہے، اور پھر خالی ہو جاتا ہے۔

۲۔ **چشمۂ پونہ سند**:۔ یہ چشمہ پرگنہ شاہ آباد میں ہے۔ اس کے بارے میں جناب بابا داؤد خاکی رح فرماتے ہیں کہ اس چشمہ میں پانی ایک آدمی کے انفاس (سانس لینے اور چھوڑنے) کے مطابق آتا اور جاتا ہے۔

۳۔ **چشمۂ کوثر ناگ**:۔ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہاں مردان غیب کا مسکن ہے، اور یہ چشمہ خہال کے پہاڑ پر واقع ہے۔

۴۔ **چشمۂ ویری**:۔ یہ چشمہ پرگنہ شاہ آباد میں زیر دامن کوہ بانہال واقع ہے۔ اس کے بارے میں بابا داؤد خاکی رح لکھتے ہیں کہ اس کا پانی جوش مار کر نکلتا ہے اور یہ موضع اس چشمہ کے صاف اور شیریں پانی کی بدولت جنت ہے۔

۵۔ **چشمۂ واسک ناگ**:۔ یہ چشمہ پرگنہ دیوسر میں واقع ہے اس کے متعلق بابا داؤد خاکی رح لکھتے ہیں کہ یہ چشمہ چھ مہینے تک خشک رہتا ہے اور چھ مہینے یعنے شالی پختہ ہونے تک اس میں سے پانی رواں ہوتا ہے اور پھر اس میں سے پانی جاری نہیں ہوتا۔

(۶) **چشمۂ گنگی (پرآن گنگ)** :- یہ چشمہ کوہستان پرگنہ لار میں واقع ہے۔ اس کے متعلق جناب بابا داؤد خاکیؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے پیر جناب شیخ حمزہؒ نے اس چشمہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ موضع اس چشمہ کی بدولت بابرکت ہے۔

(۷) **چشمہ اولرلنک** :- اس کے متعلق بابا داؤد خاکیؒ فرماتے ہیں کہ اس چشمہ کا نام جزیرہ لنک ہے۔ یہ جھیل اولر میں واقع ہے اور غیبی چشمہ ہے۔

(۸) **چشمہ نیلا** :- یہ چشمہ کوہ شمال پر واقع ہے۔

(۹) **اُنچ** (یعنے اننت ناگ) کی جگہ اور یہاں کی آب وہوا جنت کے مانند ہے۔ یہاں کے چشموں کا پانی آب حیات سے کم تر نہیں۔

اسی طرح چشمۂ بھون، چشمۂ اچھ وَل، چشمہ دی گام، چشمۂ نندسر، چشمۂ کوٹہار، چشمہ شیم پال، چشمۂ شنگپال اور تین چشمے تارسر، مارسر اور کال سر اپنے آب زُلال کی بدولت مشہور ہیں۔

علاوہ ازیں کشمیر کی بعض جگہوں کی نہریں جن میں نہر ویشو نہر پُہرو اور نہر لیدر وغیرہ اپنے میٹھے اور رواں پانی کی وجہ سے مشہور ہیں اور جناب بابا داؤد خاکیؒ کی نظر میں کشمیر کی زمین اپنے میوہ، اشجار، انہار اور پہاڑوں کی وجہ سے شہر شام کی زمین کے مشابہ ہے اور ان کے نزدیک کشمیر کو پہلے پہل حضرت سلیمان نبی علیہ السلام نے جنوں کے ذریعہ آباد کیا ہے۔ مزید لکھتا ہے کہ کشمیر کی سرزمین اولیاء اللہ کا معبد اور مردانِ غیب کا مسکن ہے۔

کشمیر کے چشموں اور نہروں وغیرہ کی توصیف و تعریف ۳۶

اشعار پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض اشعار ملاحظہ ہوں ؎

طرفہ عینے ہست در کشمیر نامش سندبرار — آمد و رفتے عجب دارد بروز و شب سہ حال

چشمۂ دیگر بکشمیر ہست نامش پونہ سند — ہست ہر دم آمد و رفتش چو انفاس رجال

مسکن مردان غیب و پر ملا یک چشمہ ایست — عین کوثر نام بر بالائی کہسار خہسال

عین ویری را کہ نصاحت است گفت این منصفے — میتوان گفتن کہ جنت است این موضع زلال

خشک باشد چشمۂ واسک ولے بعد الطلب — بہر شالی کاشتن تا پختنش آید دو حال

شیخ حمزہ پیر ما گفتا مبارک موضعی است — چشمۂ گنگی کہ در لار است بالائی قلال

ہست مشہور این سخن این چشمۂ بحر اولر — از یکے دہ تا بدیہے دور کردہ انتقال

این جزیرہ لنک دارد نام و جای غیبیانست — مے نماید بر رخ آب اولر مانند حال

راوئے گفتا عجب قومے مرا در تہ نمود — چشمۂ نیلا کہ واقع ہست بر کوہ شمال

ہست آنچ جنت آسا باد و عین جاریہ — معبد و مرقد بہ بعضے صالحان خوش خصال

ہست دو چشمہ عجائب با صفا و تیز رو — چشمۂ لونست و دیگر چشمۂ در اچھ وال

چشمۂ دیگام و عین نند سر مشہور است — ہم عیون کوٹہار و باز عین شیم ہال

چشمۂ از چشمہ ہائے اعتباریہ بفیض — در مقام ناظم است و ہست نامش شنگپال

بحرہا و چشمہا بسیار در کشمیر ہست — نام از آنجملہ سر چشمہ راست تار و مار و کال

نہر دیشے نہر بہرو و باز نہر لیدر است — رمن آرو سند آمد جملہ را بہتی مثال

روضۂ پر فیض و روح شیخ جانباز ولی — ہست اندر بارہمولہ بر لب بحر مطال

مجمع آب ہزاران چشمہ چون آن موضع است — اہل حکمت بشمرند آنجا غنیمت اغتسال

غسل میکردہ باب ہفت مشک از ہفت چاہ — از برائے حکمتے پیغمبر نیکو فعال
ارض کشمیری مبارک چون زمین شام است — میوہ دار و نیز با اشجار و انہار و جبال
اولاً معمور گرداندش سلیمان نبیؑ — جنیانش بہر او کردند باغ پُر نہال
اولیاء را معبد است و مسکن مردان غیب — موطن جن و ملک پس راست شد شبہ و مثال
رَبوہ ذات قرار این ابن مریمؑ وار ہست — کین مقرِّ مرتفع دارد بر آنہا اشتمال

آخر پر جناب بابا داؤد خاکی رح اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ میرے اور میرے اہل و عیال کے حال پر رحم کر! اور اس کام کو اپنی قبولیت سے نواز اور میرے گناہوں کو معاف کر! کیونکہ مجھے دونوں عالم میں آپ کی مہربانی کی امید ہے۔ اس رسالہ کو پڑھ کر جو کوئی میرے حق میں دعائے نیک کرے! یا اللہ آپ اس کی مشکلات دور کر کے اس کا مقصد پورا کر۔ مؤلف کی دعا کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

یا الٰہی لطف ناظم کن بحق داران او — آن مراتب کان نمودی لطف با اہل وصال
یا الٰہی نیکی ما را بدہ حسن قبول — بر ذنوب ما بعفو خویش کن صبّ سجال
رحمت و عفو و کرامت لطف بر ما کن چو ما — در دو عالم بر کرم ہائے تو داریم اتکال
ہر کہ بکشاید زبان فاتحہ در حال من — بخش یارب عقدۂ مقصود او را انحلال

جناب بابا داؤد خاکی رح نے اس رسالہ کے اختتام پر مطالعہ کنندگان سے التماس کی ہے کہ اگر وہ اس رسالہ میں کسی قسم کی غلطی یا سہو پائیں تو وہ اس پر پردہ کر کے اگر ہو سکے تو اس پر اصلاح کا قلم پھیر دیں!

آخر پر اس قلمی نسخہ پر صاحبزادہ حسن شاہ صاحب ڈائریکٹر

لائبریریز، ریسرچ اینڈ میوزیم نے مورخہ ۴ اپریل ۱۹۶۳ء کو اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے :-

"اصل ہذا مملوکہ پیرزادہ محمد امین ابن مہجور سے مقابلہ کر کے تعلیق و تسوید درست پائی گئی ہے۔ نقل ہذا محکمہ ریسرچ کی نذر ہے۔"

(دستخط صاحب زادہ حسن شاہ)

مخطوطہ ہذا محکمہ ریسرچ لائبریری کے شعبۂ عربی فارسی مخطوطات میں زیر ایکسیشن نمبر ۱۹۱۴ درج ہے۔

ترتیب و تدوین کنندہ

غلام رسول بٹ، ریٹائرڈ ہیڈ مولوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد نمودہ مے
آید کہ این رسالہ ایست در بیان روایات غسلہای مفروضہ یا ذکر بعضے فضایل و
فرائض آن و غسل ہای مسنونہ و غسل ہای مستحبہ و اغسالِ نفلیہ و روایات و نقول مشعر بآنکہ
عبادت غسل از زمانِ حضرتِ آدم ؑ تا زمان پیغمبرِ ما صلی اللہ علیہ وسلم مامور و
مشروع بودہ است و گاہ برائے ادای فرض و گاہ بہ نیتے دیگر و در آخرت
ہم مومنان غسل کردہ در بہشت خواہند در آمد و روایات آنکہ از حضرت
پیغمبر بسا ہنگام در ایام متوالی غسل بر غسل بے وجودِ موجب غسل بطریق نفل
بعمل آمدہ بعضے از اصحاب کرام او نیز این کار معمول داشتہ اند و روایات آنکہ
بنا بر حکمتے از ہفت چاہ ہفت مشک آب آوردہ و غسل کردہ و روایات
و نقولے کہ دالہ است بر آنکہ مشایخ اکثر سلسلہا و پیران خانوادہ برائے
ریاضت نفس و اصلاح دل بقصد تطہیر و تنویرِ ظاہر و باطن غسل
ہای مجددہ بجائے آوردند و بران مداومت مینمودند و درین وقت
نیز و درین دیار بعضے از اصحابِ این داعی کہ تابعانِ صادقین ایشانند
احیای این طریقہ مے کنند و بر غسل ہای ہر روزینہ مداومت مینمایند۔

و درین ولا بعضے از متعلمانِ مختصر فقہ خوانِ کاہلین کہ بران روایات وقوف نداشتند از مداومتِ این جماعتِ مغتسلان بر غسل ہای مجدّدہ متعجّب شدہ توبیخ و تجہیلِ این قوم کردند بلکہ در صدد منع آن شدند۔ پس بنا بر ضرورت کہ این مردم بے وقوف در گناہِ نہی معروف افتادند۔ و این عبادقان موفق باستقامت تطہیر از راہِ انبیا و اولیا باز ماندن خواستند۔ این داعی بتوفیق حضرت باری جل جلالہ بعضے روایات و منقول ثابت کنندۂ این نوعِ عبادت و ریاضت از بعضے کتب معتبرۂ تفاسیر و احادیث و فقہ و تصوف و اخلاق اولیا و کتب اورادِ مشایخ و اہل سلوک جمع کردہ۔ و باظہار تبیینِ آن قدم بعضے تابعان این طریقہ ثابت و محکم ساختہ۔ و زبان بعضے مستمعانِ منصف از طعنِ این جماعت ساکت گردانیدہ۔ پس خواست کہ این معانی شایع تر شود۔ و مردم خاص و عام ازان بہرہ مند شوند۔ محصّلِ بعضے ازان روایات بنظمِ قصیدۂ فارسیہ منظوم ساختہ تا فہمیدن و یاد گرفتنِ آن ہر کسے را آسان باشد۔ و امید است کہ چون این معانیِ فضایلِ انواعِ غسل ہا در گوشِ منصفانِ خدا ترسان و ثواب جویانِ آخروی رسد بقدمِ عمل و پایِ متابعت پیش آیند۔ و سودے و ثوابے نافع دنیا و آخرت برایِ خود حاصل کنند۔ و این داعی نیز بثواب دلالتِ خیر و مزدِ تعلیم علمِ نافع بہرہ مند شود۔

و پوشیدہ نیست کہ این نوعِ عبادت و ریاضتِ تجدید وضو و غسل ہا

درین بلده مبارکه کشمیر صیانت عن التدمیر بکمال آسانی وسهولت حاصل میشود۔ زیراکه این بلدهٔ طیبه پُراز چشمه های خوشگوار است۔ ودر هر طرفِ او نهر ها ئے آب صافی داراست۔ ودر اکثر جایهایش احتیاجِ کشیدنِ آب بدلو وآوند نیست۔ وحاجت بنوع بهائے برائے آب دادن یا منّتِ خادمے کشیدن هم بنا شد و هوائے معتدل دارد، که اکثر اوقات استعمالِ آب ضرر نمیکند۔ اگرچه در بعضے واسم آب و هوا سرد میباشد۔ الحمد لله علی هذه النعمة وسائر النعماء

ایضاً این داعی تبقریب شکر نعمتِ تیسیرِ اینچنین آب بعضے آیات واحادیث که در وصف آب و در اکرام و تعظیم او واهل او ورود یافته ۔ درین منظوم درج کرده۔ و بعضے احادیث ونقول که در بهشتی بودن بعضے آبها وچشمه ها ونهر ها وجایها که در نظر آمده بود نیز درین منظومه ایراد نموده۔ تا قیاس بران کرده میتوان گفت وچون جنس وذاتِ آب و بعضے صفات ومنافع او یکسان است۔ احتمال دارد که بعضے آن آبها وچشمه های بلدهٔ طیبهٔ کشمیر نیز بهشتی بوده باشد۔ چنانکه آن بعضے مکاشفات از قصه خوانان این دیار بسمع رسیده والله اعلم۔ تا مردم بچنین اعتقاد ازین آب ها برسبیلِ تبرک نفع ها گیرند و مقتضائے ما قدّر قدّر من ان الله یثیب العالمین بما ورد هم من الفضل علی السنة النافلین ثواب ها یابند۔

ونیز بدین تقریب بعضے چشمه های عجیبهٔ معروفهٔ اینديار که بعضے ازان بخرق عادتے مخصوص یا به بشارتے مشهور اند بنا های ایشان اینجا

مذکور شدند۔ و بر قضیۂ آنکہ ذکر نعمت شکر نعمت است: وحبِّ وطن از ایمان است، این داعی این وطنِ مبارک خود را بارضِ مقدسہ مبارکۂ شام و مصر کہ مسکن و معبد اکثر انبیا بودند تشبیہ کرد و چند چیز از وجوہِ تشبیہ بہ ثبوت رسانیدہ ہم درین منظومہ اشارتے بدان کردہ۔

ایضاً بلند و فضیلت و طاعت و ذکر بر کوہ ہا کہ معمولِ بعضے انبیا و اولیا بودہ و بعضے صالحانِ ایندیار و این داعی نیز در بعضے اوقات توفیق آن یافتہ بودند۔ و بعضے منافع آن تجربہ کردہ ایمائے کردہ شد۔ تا شاید کہ بعضے از دوستان و غیر ہم درین خصلت کہ درین ولایت بآسانی دست دہندہ است۔ اگر توانند متابعت کنند نفعے گیرند۔

ایضاً ملاحظۂ حقِ محبت و اخلاص و احسانِ سلطانِ وقت و پادشاہ جوانمرد و جوان بخت محبِّ علم و علماً و معتقدِ زہاد و صلحا نصیر الدین محمد یوسف شاہ غازی سلّمہ اللہ تعالیٰ و اصلح شانہ باعث آن شد کہ بتقریب آنکہ این رسالۂ غسلیہ نادرہ چون بدور ہمایون و وقتِ میمونِ او در خیال این داعی افتادہ و بزودی باتمام رسیدہ خطاب او غسلیۂ یوسف شاہی کردہ آمد تا بدین تقریب نام نیک انجام و اسم سعادت فرجام او تا دیر گاہ ماند و چون قرین و مدروج رسالۂ دینیہ باشد در اطرافِ عالم برالسنۂ دینداران و صالحانِ باذکر و دعا و اوصاف پسندیدہ جویان یابد۔ و برکاتِ آن شاملِ احوال دو جہانی این پادشاہِ سعادت دستگاہ باشد۔ و بمناسبت ذکر بعضے اوصافِ پادشاہِ مذکور

بعضے نصایح کہ مناسب پادشاہ وحکام و اُمرا باشد اشارتے رفتہ تا شاید کہ حضرت پادشاہ و بعضے فرزندان سعادت منداں و اُمرا و سُعداء او وغیرہم در اثنائے مطالعۂ این رسالہ بران واقف شوند و بقدر استطاعت درعمل آرند و بسعادت دینی و دنیوی بہرہ مند شوند۔ واللہ الموفق۔

ایضاً واضح باد کہ چون این منظومہ حاصل مضامین چند آیات کریمہ است وحاوی معانی احادیث بسیار کہ قریب بہ چہل است۔ ومشتمل برچند مسئلہ علم فقہ است۔ پس این داعی را خوانندگان ونویسندگان وبیان کنندہ گانرا امید واری ثواب موعود تعلّم تعلیم وحفظ بعضے آیات واحادیث و علوم مے باید بود۔ بکرم وعنایت حق تعالیٰ۔ کما قال النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم من علّم آیۃً من کتاب اللہ او باباً من علم اتاہ اللہ اجرہ الی یوم القیٰمۃ۔

ایضاً قال علیہ السّلام من علّم علماً فلہ اجر من عمل بہ ولا ینقص من اجر العامل شئ وقال علیہ السلام من حفظ علیٰ امّتی اربعین حدیثا دخل الجنّۃ وحشرہ اللہ مع الانبیاء والعلماء یوم القیٰمۃ وقال علیہ السّلام من حفظ علیٰ امّتی اربعین حدیثا من السّنّۃ کنتُ لہ شفیعا و مریدا یوم القیٰمۃ وقال علیہ السّلام من حفظ علیٰ امّتی اربعین حدیثا من سنّتی ادخلتہ یوم القیٰمۃ فی شفاعتی صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ

حمد پاک از جان ہر پاکے بپاک ذوالجلال — آنکہ ہست او دوستدارِ طاہرانِ جسم و بال
ہر درود پاک بر روحِ رسولِ پاک ذات — باد و بر اولاد و بر اصحاب او پاکی مآل
بعد ازاں از عبدِ حق داؤد خاکی گوش کن — در بیان غسل ہا این خوش روایات و مقال

اشارتے بتوجیہ تسمیۂ این رسالہ و نسبتِ آن بپادشاہِ زمان سلمہ اللہ عزّ و جل

نام این منظوم من غسلی یوسف شاہی است — چون بفرخ دور یوسف شاہ آمد در خیال
نامور شاہے کہ بارِ دیگر از لطفِ حقش — گشتہ حاصل تخت و بخت و تاج و باج و ملک و مال
حاصلش گشتہ ز فضلِ حق بتقسیمِ ازل — سیرت و صورت مزین بانکوئی و جمال
دوستدارِ مصطفیٰ و اہلِ بیت و صحبِ اوست — مذہبِ مقبول دارد این شہِ نیکو مآل
زانکہ با اخلاص گفتا مسلمان و مومنم — نیز بیزارم بدل از بدعت و کفر و ضلال
طالبِ علم و شریعت ہست خوانائے کتب — از مسائل عالمانرا میکند اکثر سوال
بشنود از عالمان معنیِ تفسیر و حدیث — فکرِ او در حلے میتواند کردن اندر ما یُقال

در جماعت خانہ وقتے خود امامت میکند — سورہ خواند گر قصار و گر زاوساط و طوال

بہرہ دارد ز علم اصطلاح صرفیان — مے شناسد وزن و صرف افعال و انفعال

ہم ز عرف نحویان نوعے خبر میدارد او — میتواند فہم کردن حد استثنا و حال

تیز فہمی و سوادے دارد اندر نظم و شعر — وز معما داند استخراج اعمال و مثال

خواہش علم تصوف نیز در دل دارد او — فہم از قول مجازی رمزہای اہل حال

بر لغت ہا واقفت و در ہنر ہا ذو فنون — حسن خطے نیز دارد این شہ فرخندہ فال

اہل حرفت و سخندان باشناسائی شعر — طبع موزون نیز دارد این شہ نیکو خصال

ورزش نیکو پذیرد از پے گفتن موزون نمود — باز بان ہند میگوید ثنای ذو الجلال

علم موسیقی رسانیدہ بحد انتہا — ہر مقامے نیک داند چون حسینی و غزال

ہست شاہے نرم خوش شیریں زبان و بردبار — باز در فہم و فطانت بے نظیر و لامثال

ہیبت و فرمانروائی نیک دارد ہر طرف — ظالمان از ہیبتش ہستند اندر اہتیال

عاملانرا حکم کرد از بہر اوقاف قدیم — تا نگیرند از کسے مقدار ابنان و جوال

مستحقان جدیدی را تفحص کردہ نو — وقف کردہ دادہ بعضے را زمینے مستطال

قاضیان و مفتیانرا بہر عدل خلق ماند — تا کسے ظلمے نخواہد کرد بر یک بیوہ زال

از پے تادیب اہل معصیت در شہر دہ — ماند جمعے محتسب با درّہ چرم و دوال

جمعے از زہاد و مرتاض از حق احسان او — در دعایش بعد ورد خویش دارند اشتغال

این خطیبان مساجد ہم دعای خیر او — بر سر منبر ہمے گویند بے ہیچ احتمال

ہم درین شہر ش مدرسہا ست در ہر گوشہ — از پے تعلیم در محظور و مکروہ و حلال

لہ ۔ اصل میں اسی طرح ہے۔ ہونا چاہیئے نظم و نثر ۱۲ محرر

باوجود آن پے تقصیر ہای نفس خویش
خواہد از عفو غفور مذنبان صب سجال

شاہ زر بخشے کہ خلقے را عطا ہا میدہد
غازئ کو کردہ با اعدا بنفس خود قتال

بر خدا کردہ توکل تاخت برچند[1] عدو
آمد از غیبش مدد از لطف حق در اقتال

شد ز فضل باریش نصر من اللہ حاصلش
گفتہ بسم اللہ چو دادہ تیغ خود را انسلال

خصم مدبر را سر و گردن جدا کرد از تنش
بر سر و گردن اگرچہ داشت محکم خود و حال

شہسوارے آنچنان کز ہر طرف وہ وہ کنند
چون سواری میکند بر تازی زیبندہ بال

چون بہندستان دوان بر اسپ تیر انداختہ
مردم انجا شدہ در وصف او حیران و لال

باز داران قدیم از صنعتش حیران شوند
چون کند ارسال سوی مرغ باز تیز بال

بر دعا کن اکتفا ایدل چو اندر مدح شاہ
ہست در نظم قصیدہ نطق را طبق محال

یارب این شہ را ز فضل خویشتن انعام کن
صحت ایمان و تن توفیق عدل اصلاح بال

لشکر او باد با فتح و ظفر چون میدہد
بر سر اعداء دین شمشیر خود را انسلال

بار دیگر جملگی اولاد ہم احفاد او
نیک بختاں دوستدار از بخشش باری تعال

ہست ز اولادش کلان مرزا لقب یعقوب خان
آنکہ عقل کاملان دارد بنوعہدی بسال

در دلیری و سخا ممتاز ازان قرن آمدہ
شہرتے دارد بحسن صورت و خلق و خصال

دیگر ابراہیم میرزا نیک و خوش شہزادہ ایست
صاحب اقبال وجود و حشمت و جاہ و جلال

در دعا فرصت بر مردم بقول مصطفےٰ[2]
بہر ایمان یکدعا دیگر پے سلطان حال

ہر شہے کو در جہاں بر زیردستان عدل کرد
جاودہد فردا مر او را عرش حق زیر ظلال

---

[1] ۔ اصل میں اسی طرح ہے ۔ ہونا چاہئے برخیل عدو ۱۲ محررہ

گفت پیغمبر اگر سلطان نباشد میخورند — یکدگر را مردمان پس چیست بد ترزین خیال
هر شهے کو نصرتِ حق جست باید کردنش — نصر دین حق بعدل و احسانش لامحال
مصطفےٰ گفتا کہ سلطان در زمین ظل خداست — تا ستم دیدہ کند سوی پناہش ارتحال
پادشہ را عدلِ مظلومے و دفع ظلم ازو — با ثوابِ حج ما آمد برابر در مثال
ہست مشہور اینکہ بعضے پادشاہان یافتند — با وجود سلطنت توفیق در کسب کمال
زانکہ در ترویج دین بس عدل و کوشش کردہ اند — داشتندے نیز اندر طاعت و ذکر اشتغال
والیئے کو ترک گیرد عدل و شفقت بر عوام — گوئیا او را خلیفہ ساختہ شیطانِ ضال
والیئے کو مال بیت المال و محصول خراج — صرف حقداراں نسازد بیشکے بیند زکال
مہتر ہر قوم و دیگر سرور و سردارِ دہ — حکم شہ دارد کنندش از رعایا ئیش سوال
نظم فقہ خویش را داعی بنام شاہ خواند — تا بماند نام نیکش با دعا تا دیر سال
آنچنان کز شعر سلمان شاہی سلطان اولیں — ذکر یابد در جہان با نیکنامی لایزال
آرے آرے ماندہ است از نظم فردوسی بدہر — ذکر شاہانیکہ بودہ جنگیٔ شان پور زال
جز فسانہ خسروان از نماند نیک کن[1] — تا بماند نیک نامی از تو بعد از انتقال

بودہ از ہجرت گذشتہ نہصد و ہشتاد و ہشت ۹۸۸
بہر این تصنیف اگر خواہش کنی تاریخ سال

---

[1] ۔ کذا فی الاصل ۔ میں نے اس طرح موزون کیا "جز فسانہ در جہاں باقی نماند نیک کن" ۱۲ محرر

اشارتے بہ بعضے از فضیلت ہائے غسل

عاملان را امر انواع طہارت را بصدق — وعدۂ حُبِّ خدا کافیست بشری ونوال

طاہر از اسماءِ حق است وطہارت خلق اوست — اہل این خلق خوش از آتش نمے بینند زکال

در خبر آمد کہ پاکی نیمۂ ایمان بود — مقبل آن کو یافت توفیق اندران با اتصال

اے برادر در حدیث آمد کہ مے نجند ترا — پاک بودن دائما توسیع اندر رزق ومال

مصطفےٰ اجرے کہ در غسلِ جنابت وعدہ داد — بے حسابست وکرا باشد شمار آن محال

روزِ محشر مُزدِ غسلِ احتلام وجمعہ را — صورتے گردد مصوّر تاجدار ومہ مثال

در زمستان کردنِ غسل وضو با آب سرد — در ثواب آمد برابر با غزا و با قتال

حضرتِ آدم چو با منکوحۂ خود جمع شد — جبرئیلش امرِ غسل آورد وبنمود امتثال

اندرین غسل از پئے خود وز پئے اولاد خویش — وعدۂ نیکو ز حق بشنید آن نیکو فعال

شد ز ضرب رجل صابر[1] چشمہ پیدا دران — غسل کرد ازوی پذیرفت از بلاہا انزبال

غسلے از بہر جنابت دارد در پیش از طلوع — باسہ غوطہ نیز فرمودہ نبی خوش خصال

مومنانِ طیبین در آخرت ہم میکنند — غسل نوشی[2] در دو چشمہ کردہ در جنت دخال

اشارتے بآنکہ فرضیتِ غسل بنصِ آیت قرآن ثابت شدہ وآن این است

از پئے فرضیت غسلِ جنب اندر قرآن — آیتِ فاطّہّروا نازل شدہ اے نیکفال

اشارتے بہ بیانِ فرضہائے غسل

شستنِ تن با دہان وبینی خود اندرون — این سہ فرض آمد بغسلت کار فرمانے کلال

---

[1] کذا فی الاصل۔ ہونا چاہیئے "صافی چشمہ" ۱۲ محرر

[2] کذا فی الاصل ۔ مصرع سقیم ہے۔ ۱۲ محرر

غسلِ بینی و دہن نے فرض غسل از شافعی است — داشت نیت فرض در غسل آن امام راست قال
کس نکردہ در طہارت امر و نہی دلک لیک — کرد مالک دلک اعضا شرط اندر اغتسال

اشارتے بآنکہ شش غسل فرض است

فرض باشد غسل کردن چون منی آید برون — در منی شد دفق و شہوت شرط عند الافضال
لیک نزدیک امام شافعی اندر منی — دفق و شہوت شرط نبود در وجوب اغتسال
فرج مرد اندر قبل یا در دبر اندر رود — غسل کردن فرض گردد ہر دو را بے احتمال
فرض سازد در شریعت غسل کردن بیشکے — احتلام باتری ہم بر نساء و بر رجال
انقطاع خونِ حیض و ماندنِ خون نفاس — فرض سازد غسل کردن بر زنان در کل حال
مستحاضہ را چو گردد روز حیض و طہر گم — بایدش غسلے بہر وقت نمازے بے ملال

اشارتے بآنکہ دو غسل واجب است

آمدہ دو غسل واجب در شریعت زان یکیست — غسل نو دین گر جنب باشد بحال انتقال
بر مسلمانانِ زندہ غسل مردہ واجب است — یاد گیر ند این مسایل را سعیدان بے جدال

اشارتے بآنکہ پنج غسل سنت است

غسلِ عرفہ غسل جمعہ باز دو غسلِ دو عید — سنت است این چار غسل اے مومنِ نیکو خصال
از پئے احرام بستن نیز غسلے سنت است — حاجیا نرا وقتِ قصدِ کعبۂ دار الجلال
نزدِ مالک اے کہ داری در طہارت احتیاط — فرض دان با غسلِ جمعہ این بدن را اتصال

اشارتے بغسل ہائے مستحبہ و نفلیہ

غسل کردے بے جنابت نیز ہر روزے بنی — ہم بوقتے در دو شبہ مستحب کرد اغتسال
نقل دارم آنکہ در ہر چار شنبہ غسل ہست — سنت شیر خدا کو خصم کشتے چون شغال

وز قبیل مستحبات و نوافل غسلہا است — گویمت بعضے از انہا گوش کن اے نیکخصال

اے برادر اولا از غسل ہائے مستحب — ہست غسلِ کودکے کو میشود بالغ بسال

غسلِ آن نودین کہ گشتہ بے جنابت مسلمان — مستحب دارند در دین ہادیانِ بے ضلال

عالمان بعد از حجامت مستحب دارند غسل — نیز غسلِ لیلۃ القدر و برات اے نیکفال

نیز غسلِ مستحب اندر شب عرفہ شدہ — از خزانہ این روایت یافت اینجا انتقال

نفل در ماہِ رجب سہ غسل معروف آمدہ است — نیز از انفالِ عاشوراست غسل و اکتحال

در رجب بہر نمازِ مروی از خواجہ اویس — نیز سہ غسلِ دگر نفل آمد اے نیکو فعال

غسل در ایام تشریق از نوافل داشتند — قولِ احیاء علوم الدین بر نمیتی است دال

غسلے از بہر دخول مکہ میشد مستحب — از پے تعظیم آن جاے شریف پُر جمال

آنکہ شوید مردہ را ہم مستحب شد غسلِ او — نقل کردہ اینچنیں شیخ شیوخ دین جلال

مذہب اہل تصوف در خلافیات ہست — اخذِ قول احتیاطی در عمل اے خوشخصال

ذکر غسل ہائے مجددہ کہ بعضے سالکان بران مداومت مینمایند
بمتابعت بعضے مشایخِ مرتاضانِ متقدمین و اولیاء اہلِ کشف و یقین

اغتسالِ نو بنو دارد بعرف سالکان — بر حضورِ قلب بر دیگر فوایدِ اشتمال

بر وضو دیگر وضو نورٌ علی نور آمدہ است — غسل بر غسل ار کنی زاید بود نور آن مثال

میشود اہل وضو با غرہ و تحجیل بعث — گر توانی غرہ و تحجیلِ خود میکن مطال

عالمے گفتا قریب جوی را اسراف نیست — آب زاید شاید انجا در وضو و اغتسال

عیب دار اسرافِ آب بے بہا کمتر بود — بد بود اسراف اندر اکل و لبس و عمر و مال

در شریعت در وضو و غسل منع و نہی نیست — بہر طاعت کن طہارتہا بر غم دیو ضال

در کتابِ اولیا شد دیده کین تکرارِ غسل
سالکانرا میدہد در دین ترقی و کمال

اندرین فعل مباح دین اثرہا دیده اند
در قبولی عبادت جمعے اہل کشف و حال

تجربہ کردند مرتاضان اصحاب صفا
اندرین غسلِ مجدد نفعہا ہائے نیک فال

نفعہا پیراں بغسلِ دائمی کردند ذکر
ہست از انجملہ یکے تطہیر تن تنویر بال

اغتسالِ نو بنورا صیقل دل گفتہ اند
خاصہ گر باشد دران ذکر دعا و ابتہال

بس فوایدہست در غسلِ سحرگاہی بدین
گفت این معنی شیوخ چشتیانِ اہلِ حال

ہم شیوخ سہروردی قایل این معنی اند
ہست در اورادِشان این را گواہان و مثال

شیخ بسطامی بگفت از خطرہ دنیا و ضو
سازم و غسلے کنم از خطرۂ عقبےٰ ببال

بوعلی دقاق گفتا من بہ پیشِ پیرِ خود
تا نکردم غسلِ نو ہرگز نرفتم ہیچ حال

ذاکر دل را پئے دفع کدورت غسلِ نو
ہست مثلِ خواجگانِ نقشبند خوشخصال

سالکانِ گرم رو با آبِ سرد آرند غسل
گر مزاجِ جسم را باشد مجال و احتمال

پیرِ ہمدانی کہ بودہ نامِ او سید علی
یخ شکستہ کردہ در چل روز نذرِ اغتسال

بہرِ توبہ غسل کردن آمد از مستحسنات
پیشِ شیخاں ہم پئے تجدید این خیر الفعال

ہست زاداب مریدان آنکہ یابد غسل کرد
تا کند تلقین ذکرت مرشد نیکو خصال

بہرِ خلوت اولا تجدید غسلے آمدہ است
ہمچو تجدید انابت سوی حق با صدق بال

در بیانِ غسلہائے نو بنو زاربابِ دل
در عوارف دیدہ شد اید وست نیکو قبل و قال

مصطفےٰ کرداست امرِ غسل در وقتِ غضب
تا نشاند آبِ او نارِ غضب را اشتعال

مومنے از بہرِ ہر فرضے اگر غسلے کند
بذلِ مجہودش بود در طاعتِ بارتعال

باشد از روئے طہارت باذلِ مجہود خویش
در نماز و در مناجات الٰہی ذو الجلال

وال لِعمان امام مومنان در روز و شب — غسل سیصد بار کردے در کتابست این مقال
شکر را شیخ بخاری نزد نقل هر حدیث — کرده غسل از آبِ زمزم مستحب دان این فعال
کرده تلقین ذکر غوطا خورده اند رحوضِ آب — خضر پیغمبر بعضے مرشدانِ اهلِ حال
غسل ها گیرد وظیفه چون براهیم خواص — هر کرا با خضر باشد صحبت و حب و خلال
شیخ حمزه هر دو با باهر دو خضری بوده اند — غالباً در غسل ها زین رو نمودند اشتغال
نفل باشد طاعتے گر فرض و سنت زاید است — در لغت بس نفل دان هر غسل زاید بے جدال
در ادای نفل ها قربیست موعودِ خدا — قرب نفلے نام اے جو نیدهٔ قرب وصال
از پے خیریتِ اهل تطوع در امور — فهو خیر له ز قرآن خوش برآمد حسب حال
جبر و تکمیلے بنقصانِ فرائض مے کند — گاه واجب گاه سنت گاه نفل اے باکمال
گر کند جمعے بهم غسل آن مبارک تر بود — کز جنابِ حق بقدر جمع مے آید نوال
فیض صحبت یکدگر را هم سرایت میکند — زین سبب میدان غنیمت صحبت هر خوش مقال
بهر این معنی پیمبر وقت بیعت با نسا — جمع کرده دستها در آبِ آوندِ سفال
اجتماع و اتفاقِ صالحان در امر نیک — مورد رحمت بود بے فرقتِ خلق و جدال
در طهارت از ره فضل و تبرک جویی است — شرعهٔ پاکانِ دین را میز لنوعے ادخال
صائمے داخل شده در آب اگر غسلے کند — نیست اندر صوم صایم هیچ باس و اختلال
نیست باسے گر بوقتِ گرم با آبِ خنک — کرده تر جامه دهد صایم بدن را استبال

بیان بعضے اوصافِ مطلق آب مستفاد از بعضے آیات و احادیث و اشارتے بآنکه بعضے آب ها بحدیث نبیؐ شرف بودن ایشان از بهشت یافته اند و بعضے آبهاء عرب و عجم مخصوص بشرفے و خاصیتی و بشارتے هستند۔

حق تعالیٰ آب را ماء مبارک گفتہ است ہم طہورش گفت بیشک خالقِ ارض و جبال
از پئے تعظیم آبِ او بیان کرد است امر بدر عالم آنکہ بود از بندگانِ او ہلال
دیدن اندر آبِ نو عے از عبادت آمد است ہست منقول اینحدیث از شارع نیکو فعال
از سما انزال و اسکان در زمین ہر آب را از خدا میدان و دیگر کس میاور در خیال
پنج چون ساکن بدنیا از عیون جنت است جبرئیل آوردہ شان از حکم حق بالائے بال
رود نیل مصر و جیحون است و سیحون و فرات باز دجلہ ہست در بعضے تفاسیر این مقال
بودہ آبے در یمن نوشندہ اش گشتے ہلاک امر ترکِ فعل بد کردش نبی کرد امتثال
چون رسیدہ رود نیل مصر را خطِ عمرؓ آب رفتہ باز دادہ کردہ ترکِ بد فعال
چون اشارت مرتضیٰ کردہ فراتِ کوفہ را ترکِ طغیان کرد جاری شد بجدِّ اعتدال
گر تو باشی حق شنو یارا تواند بود نت این خبرہا بر حیاتِ نفسہائے آب دال
ہر دبا گفت من دیدم ز فضل حق کہ ہست اصلِ این بعضے عیون از نفس و اولاد و عیال
چون بآبِ شان طہارت میکنم ایشان شوند داعی اہل صلاح و باملال از ذی خبال
غالباً جن اند یا نوعے ز املاکِ زمین یا جز ایشان عالمے ہستند ہم ہست احتمال
میکنند ایشان تمثل مثل مار و آدمی گہ گہے با این دو صورت دیدہ شان اہل جبال
از ملکہائے زمین صنفے است نامیدہ بجن کاولاً از زمرۂ شان بودہ این شیطان ضال
اہلِ عقل و معرفت قومیست خرانس و ملک حد جن کردہ چنین بعضے ز اربابِ کمال
چون عوالم نیستند اندر حسابے مختصر تا نماید غیر شان این عالم آبی محال
پیش بعضے ہست عالمہا دوبارہ چل ہزار نصف ازان بحری و دیگر نصف ازان بر بالی
کردم این نقل صحیح ممکنی از مؤمنے اہل کشفے لیک بسپردم بحق تحقیقِ حال

نوع ترغیبی بنوع پاکی و ذکر و نماز — در مقامے نوشتہ باعث بنقل این مقال

زانکہ وارد شد کہ دایم موضع غسل و وضو — خیر خواہد مغتسل را تا قیامت کل حال

گفت پیغمبر ملائک ساکن آبست اران — ہست منہی اندران بے ستر عورت ادخال

گر تو بر آب روان پر ملک خوانی دعا — گویدت آمین ملائک از یمین و ز شمال

خوردہ "سبحق آبدارت" دعا گردد حجاب — زانکہ باشد پوشش و خوردن دران وقت حلال

رغبت غسل و دعا را گفت پیر رحمتست — نازل آن ساعت کہ میبارید باران چون جبال

اے برادر مصطفے گفتا دو نہر از جنت است — رو نیل و دیگرے نہر فرات پر زلال

خوب چاہے چاہ غرس ست از عیون جنت است — ہست طیب آب او گفت این رسول خوشخصال

مصطفے گفتا کہ آب حوض زمزم میکند — دفع عطش و جوع و علت ہم ز اہل اعتدال

ہست حوضے طرفہ گاہے خالی و گاہے پر آب — نام او آب بہشت اندر عجم فوق الجبال

حوض شمسی ہست در دہلی مقامے معتبر — بہر تطہیر و عبادت گفت شیخے راست قال

اشارتے بذکر بعضے چشمہ ہائے عجیبہ کشمیری کہ متصف اند بہ بعضے خوارق عادات و ذکر بعضے نہر ہائے مبارکہ مطہرہ خوشگوار این دیار در قطار آن آبہای عربی و عجمی نامدار ہمہ انہا ہستند از نعمت ہائے مخلوقہ حضرت پروردگار و مشرفہ بمذکوریت در کتاب کریم پروردگار جل جلالہ و عم نوالہ۔ نظم

طرفہ عینے ہست در کشمیر نامش سندبار — آمد و رفتے عجب دارد بروز و شب سہ حال

چشمۂ دیگر بکشمر ہست نامش پونہ سند — ہست ہر دم آمد و رفتش چو انفاس رجال

لہ۔ کذا فی الاصل۔

مسکنِ مردانِ غیب و پُر ملایک چشمہ ایست — عین کوثر نام بر بالایِ کہسار خہال
عین ویری راکہ نضاخہ است گفت این منصفے — میتوان گفتن کہ جنت راست این موضع زلال
ہست عینے تال نام ولبودہ خرق عادتش — آنکہ از بہر ضیافت عاریت میداد تال
خشک باشد چشمہ واسک و لے بعد از طلب — بہر شالی کاشتن تا تخمتش آید دو حال
چشمہ مانغ بنوعے از فرورفتن بتنک — مغتسل را میشود دیدیم در ارض بہال
شیخ حمزہ پیر ما گفتا مبارک موضعی است — چشمہ گنگی کہ در لار است بالایِ قلال
ہست مشہور این سخن این چشمہ بحر اولر — از یکے دہ تا بدیہے دور کردہ انتقال
این جزیرہ لنک دارد نام و جای غیبیانست — مینماید بر رخ آب اولر مانند حال
قصہ خوانی در صفات چشمہ شش رم بگفت — وے از صحرائے بکوہے دور کردہ ارتحال
چشمہ آبے بنام پاپہارن نامی است — یعنے از اہل وضو و غسل میریزد و بال
راوئے گفتا عجب قومے مرا در تہ نمود — چشمہ نیلا کہ واقع ہست بر کوہِ شمال
ہست انچ جنت آسا باد و عین جاریہ — معبد و مرقد بہ بعضے صالحان خوشخصال
ہست دو چشمہ عجائب با صفا و تیز رو — چشمہ بولنست و دیگر چشمہ در اچہرِ وال
چشمہ دیگام و عین نند سر مشہور ہست — ہم عیون کوٹہار و باز عین شیہال
چشمہ از چشمہ ہایِ اعتبار یہ بفیض — در مقامِ ناظم است و ہست نامش شنگپال
بحرہا و چشمہ ہا بسیار در کشمیر ہست — نام از انجملہ سہ چشمہ راست تارو مارو کال
نہر ویشے نہر پہرو باز نہر لیدر است — زمن آرو سند آمد جملہ را بہتی مآل
روضۂ پُر فیض و روح شیخ جانباز ولی — ہست اندر بارہمولہ بر لب بحرِ مُطال
مجمع آب ہزاران چشمہ چون آن موضع است — اہل حکمت بشمرند انجا غنیمت اغتسال

غسل میکردہ باب ہفت مشک از ہفت چاہ — از برائے حکمتے پیغمبر نیکو فعال
زاہدان وردو اسما خوان برائے غسل خود — مغتنم دارند آب جاری و ماء زلال
گر کسے حرز یمانی را بغل نو بنو — خواند او یا بد بزودی بامراد خود وصال
عارفان بر کوہ ہا طاعت غنیمت داشتند — زین سبب رفتے نبی کوہ حرا آغاز حال
گر کسے تہلیل گوید بر جبل فرد انہند — درمیان پلہ بروز نشش جبلہائے ثقال
کوہ مرکوہ دگر خواند بنامش الفلان — سوی تو رفتہ است آیا ذاکرے نیکو خصال
میکنند این بقعہ ہائے ارض در ہر صبح و شام — یک گر را از مرور ذاکرے بردی سوال
بندہ چون بر زمینے میکند ذکر و نماز — این گواہی آن زمینش میدہد بے احتمال
ہم کند فریاد و نالہ از فراق و شوق او — اندران روزے کہ بنماید ز دنیا ارتحال
گر کسے خواند بلند این اسم حق بر کوہ و دشت — تا نباتش تازہ باشد خواہدش عفو و بال
ارض کشمیری مبارک چون زمین شام ہست — میوہ دار و نیز با اشجار و انہار و جبال
اولا معمور گردانندش سلیمان نبی — جنیانش بہر او کردند باغے پر نہال
اولیا را معبر است و مسکن مردان غیب — موطن جن و ملک پس راست شد شبہ و مثال
بر بلندی واقع است آنسان کہ آیش ہر طرف — میرود آبے بسویش آمدن باشد محال
ربوہ ذات قرار این ابن مریم و ار ہست — کیں مقر مر تفع دارد بر آنہا اشتمال

یا الٰہی لطف نا ظم کن بحق داران او — آن مراتب کان نمودی لطف با اہل وصال
یا الٰہی نیکی مارا یدہ حسن قبول — بر ذنوب ما بعفو خویش کن صب سجال
رحمت و عفو و کرامت لطف بر ما کن چو ما — در دو عالم بر کرم ہای تو دایم اتکال
از کرم گرد خجالت از رخ من دور کن — دارم از تقصیر ہای خویش بسیار الفعال
ہر کہ بگشاید زبان فاتحہ در حال من — بخش یارب عقدۂ مقصود او را از انحلال

التماس

از مطالعہ کنندگانِ باانصاف آنکہ چون غرض اصلی این داعی ہیں تنظیم بعضے روایات بودہ معلوم است کہ گنجانیدن معنی چندین آیات واحادیث ونقول در نظم یک قصیدہ خالی از عسرتے نبود پس اگر از ممر تکرار بعضے قوافی کہ در قصائد جایز داشتند یا از رگذر زعم سلامت بعضے الفاظ یا بسبب دیگر درین منظومہ قصورے بینند اگر توانند بقلم اصلاح راست سازند ولا بد بذیل عفو بپوشند واین معترف را بانواع عجز وقصور از روی حسد ہدف تیرہای اعتراضات نسازند وعرضہ سہام غیب وبہتان گوئی نکنند والا اختیار دارند تا ہر چہ کارند بدرزند۔

کہ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا بفضلك ورحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین الطیبین الطاہرین واتباعہ المخلصین اجمعین ★۔

این قصیدۂ میمونہ مبارکہ حسب الارشاد عالیجناب محترم ذی المجد والکرم والامناقب صاحبزادہ حسن شاہ صاحب ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز الغالب احقر المسلمین پیر حسام الدین خانیاری ملازم کلچرل اکیڈیمی بماہ شوال ۱۳۸۲ھ مطابق مارچ ۱۹۶۳ء بر سبیل عجلت تحریر نمود اگرچہ منقول عنہ نہایت سقیم بودہ تاہم حتی المقدور در تصحیح آن کوشیدم ناظرین کرام در تصحیح آن مزید سعی بکار برند واللہ ولی التوفیق

★

اصل ھذا مملوکہ پیرزادہ محمد امین ابن تہجور سے مقابلہ کرکے تعلیق وتسویہ درست پائی گئی۔ نقل ھذا محکمہ ریسرچ کی نذر ہے۔

حسن شاہ

۴۔ اپریل ۱۹۶۳ء

ڈائریکٹر لائبریریز ریسرچ ومیوزیم۔ سرینگر

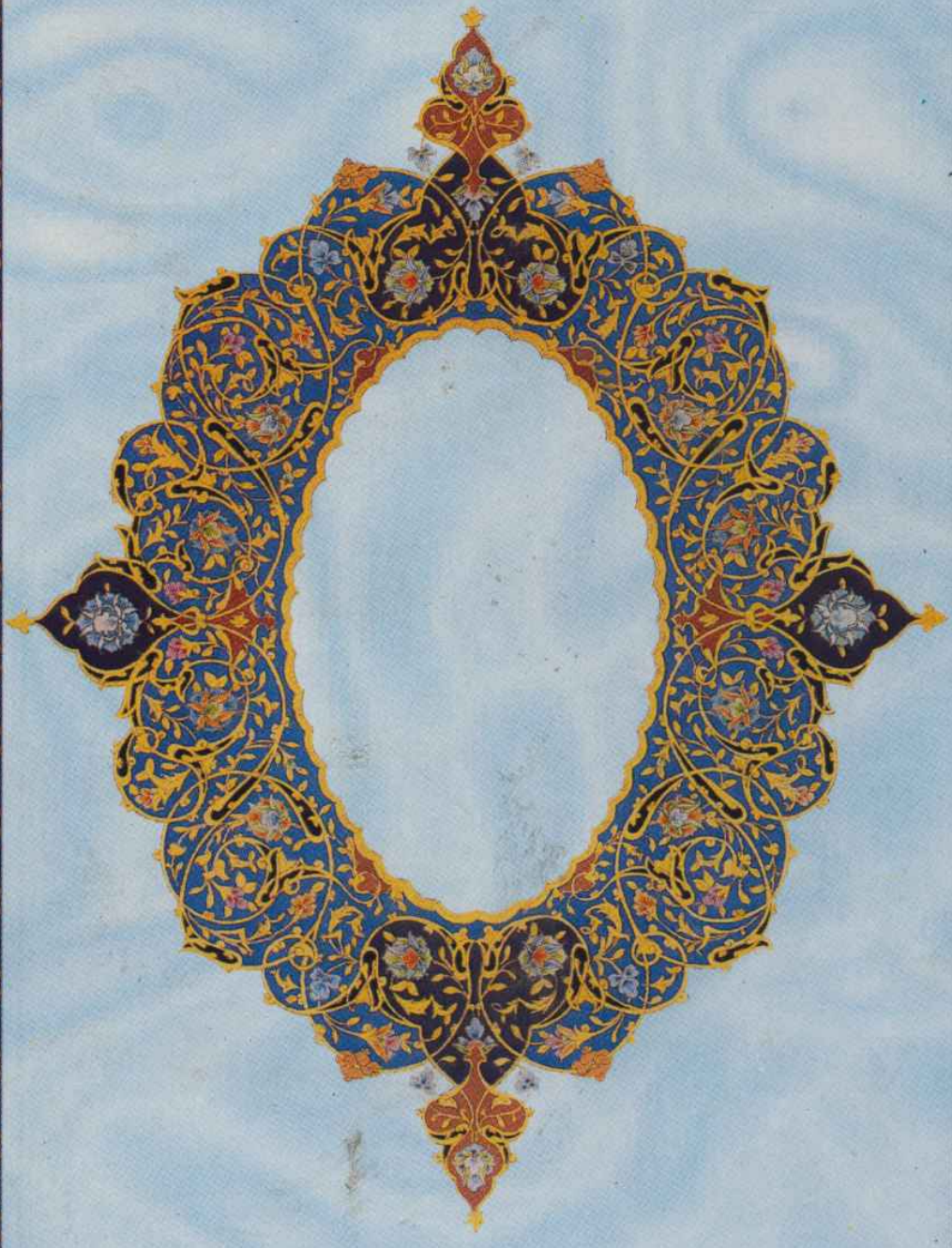

Printed by Crown Press, Sgr. Ph.: 451249